از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 28 جولائی، 2000

محمد عینو دین@ میام

بنام

سٹیٹ آف آندھرا پردیش

[کے ٹی تھامس اور آر پی سیٹھی، جسٹس صاحبان]

تعزیرات ہند، 1860: دفعہ A-304۔

مجرمانہ لاپرواہی سے موت کا سبب بننا-ڈرائیور-لاپرواہی سے گاڑی چلانا-مسافر بس میں سوار ہوتے وقت نیچے گر جانا-موت-ڈرائیور کی ذمہ داری-بس کے ڈرائیور کے خلاف لاپرواہی کا کوئی مفروضہ نہیں لگایا جا سکتا-لاپرواہی سے گاڑی چلانے کے لیے ڈرائیور پر ذمہ داری عائد کرنے کے لیے ثبوت ہونے چاہئیں-ثبوت سے یہ ظاہر ہونا چاہیے کہ اس نے مسافر کے گاڑی میں بیٹھنے سے پہلے ہی بس کو اچانک منتقل کر دیا یا ڈرائیور نے گاڑی کو پیچھے کی طرف سے کوئی سگنل ملنے سے پہلے ہی منتقل کر دیا۔

لاپرواہی سے گاڑی چلانا-ریز اپسا لوکیٹر کا اصول-اس کا اطلاق۔

اپیل کنندہ پر تعزیرات ہند 1860 کی دفعہ A-304 کے تحت مقدمہ چلایا گیا۔ استغاثہ کا مقدمہ یہ تھا کہ اپیل کنندہ 17.12.1993 پر آندھرا پردیش

اسٹیٹ روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن کی بس چلا رہا تھا۔ اس کی لاپرواہی سے گاڑی چلانے کی وجہ سے ایک حادثہ پیش آیا جس میں بس میں سوار ہوتے ہوئے ایک مسافر وہاں سے گر گیا اور گاڑی کا پچھلا پہیہ اس کے اوپر سے گزر گیا۔ ٹرائل عدالت، سیشن عدالت اور عدالت عالیہ نے اسے مجرمانہ لاپرواہی کا مجرم قرار دیا۔ اس کے مطابق، اسے دفعہ 304-A کے تحت مجرم قرار دیا گیا اور تین سال قید کی سزا سنائی گئی۔ اس لیے یہ اپیلیں۔

اپیلوں کی اجازت دینا اور سزا اور سزا کو کالعدم قرار دینا، یہ عدالت

حکم ہوا کہ: 1. یہ ایک غلط تجویز ہے کہ کسی بھی موٹر حادثے کے لیے ڈرائیور کی لاپرواہی کو فرض کیا جانا چاہیے۔ اس نوعیت کا حادثہ، جیسا کہ پہلی نظر میں ظاہر ہوتا ہے، کہ اسے گاڑی کے ڈرائیور کی لاپرواہی کے علاوہ کسی اور چیز کے لیے شمار نہیں کیا جا سکتا، ایک مفروضہ پیدا کر سکتا ہے اور ایسی صورت میں ڈرائیور کو یہ بتانا پڑتا ہے کہ یہ حادثہ اس کی طرف سے لاپرواہی کے بغیر کیسے پیش آیا۔ بس میں سوار ہوتے ہوئے مسافر کے بس سے نیچے گرنے کی وجہ سے بس کے ڈرائیور کے خلاف لاپرواہی کا کوئی مفروضہ نہیں لگایا جا سکتا۔ ایسی صورت حال میں لاپرواہی سے گاڑی چلانے کی ذمہ داری ڈرائیور پر عائد کرنے کے لیے اس بات کا ثبوت ہونا چاہیے کہ اس نے مسافر کے گاڑی میں بیٹھنے سے پہلے ہی بس کو اچانک منتقل کر دیا یا ڈرائیور نے گاڑی کو پیچھے کی طرف سے کوئی سگنل ملنے سے پہلے ہی منتقل کر دیا۔

[18 D; 18 B]

2. موجودہ معاملے میں ڈرائیور کی ممکنہ وضاحت یہ ہے کہ وہ اس حادثے کے امکان سے بھی بے خبر تھا جو ہوا تھا۔ ایسا ہو سکتا ہے۔ جب وہ گاڑی کو آگے بڑھاتا تو

اس کی توجہ عام طور پر گاڑی کے آگے کی طرف ہوتی۔ جب مسافر گاڑی میں سوار ہونے کے عمل میں ہوں تو اس سے گاڑی کو آگے بڑھانے کی توقع نہیں کی جاتی ہے۔ لیکن جب اسے کنڈکٹر کی طرف سے اشارہ ملتا ہے کہ بس آگے بڑھ سکتی ہے تو اس سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ گاڑی کو چلانا شروع کر دے گا۔ یہاں کنڈکٹر سمیت کسی گواہ نے یہ نہیں کہا کہ ڈرائیور نے آگے بڑھنے کا اشارہ ملنے سے پہلے ہی گاڑی کو منتقل کر دیا۔ اس معاملے میں ثبوت بہت کم ہیں جو اسے مجرمانہ لاپرواہی سے جکڑ سکتے ہیں۔ یہ فرض کرنے کے لیے کچھ مزید شواہد کی ضرورت ہے کہ مسافر بس کے ڈرائیور کی لاپرواہی کی وجہ سے نیچے گر گیا۔ اس معاملے میں اس طرح کے مزید شواہد کا فقدان ہے۔ وہاں- اس سے پہلے، عدالت یہ نتیجہ اخذ کرنے سے قاصر ہے کہ متاثرہ شخص صرف بس کی لاپرواہی سے گاڑی چلانے کی وجہ سے نیچے گر گیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ اپیل کنندہ کی جرم کی سزا ناقابل برداشت ہے۔

[18 H; 19 A-C]

3. ریس اپسالو کیوٹر کا اصول صرف ثبوت کا ایک قاعدہ ہے جو لاپرواہی سے متعلق اقدامات میں ثبوت کی ذمہ داری کا تعین کرتا ہے۔ مذکورہ اصول کا اطلاق صرف اس صورت میں ہوتا ہے جب حادثے کی نوعیت اور حاضر حالات معقول طور پر اس یقین کی طرف لے جائیں گے کہ لاپرواہی کی عدم موجودگی میں حادثہ نہیں ہوتا اور یہ کہ جو چیز چوٹ کا سبب بنتی ہے وہ مبینہ غلط کام کرنے والے کے انتظام اور کنٹرول میں دکھائی دیتی ہے۔[18 E-F]

4. جلد بازی کا عمل بنیادی طور پر ایک حد سے زیادہ جلد بازی کا عمل ہے۔ یہ جان بوجھ کر کیے جانے والے عمل کی مخالفت کرتا ہے۔ پھر بھی جلد بازی کا عمل اس معنی میں جان بوجھ کر کیا گیا عمل ہو سکتا ہے کہ یہ مناسب دیکھ بھال اور احتیاط کے

بغیر کیا گیا تھا۔ قابل الزام جلد بازی کسی عمل کو لاپرواہی کے ساتھ اور نتائج کے بارے میں بے حسی کے ساتھ کرنے کے خطرے میں مضمر ہے۔ مجرمانہ لاپرواہی عام طور پر عوام یا خاص طور پر کسی فرد کو چوٹ لگنے سے بچانے کے لیے معقول اور مناسب دیکھ بھال اور احتیاط کے ساتھ ڈیوٹی انجام دینے میں ناکامی ہے۔ گاڑی کے ڈرائیور کا یہ لازمی فرض ہے کہ وہ اس طرح کی معقول اور مناسب دیکھ بھال اور احتیاط اختیار کرے۔[18 G]

اپیلیٹ فوجداری کا دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر 584-585، سال 2000۔

فوجداری نظر ثانی مقدمہ نمبر 515، سال 1998 اور فوجداری نظر ثانی درخواست نمبر 513، سال 1998 میں آندھرا پردیش عدالت عالیہ کے مورخہ 1.11.99 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے آر سنتھان کرشنن اور ڈی مہیش بابو۔

جواب دہندہ کے لیے محترمہ ٹی انامیکا اور گنٹور پربھاکر۔

عدالت کا فیصلہ تھامس، جسٹس کے ذریعے دیا گیا۔

ایک مسافر بس میں سوار ہوتے ہوئے گاڑی کے آگے بڑھتے ہی وہاں سے نیچے گر گیا۔ بس کے ڈرائیور کو اس واقعہ میں مجرمانہ لاپرواہی کا مجرم قرار دیا گیا۔ اب وہ تعزیرات تعزیرات ہند 304 اے کے تحت مجرم قرار دیا گیا ہے اور اسے تین ماہ قید کی سزا سنائی گئی ہے۔ تینوں عدالت عالیان، ٹرائل کورٹ، سیشن کورٹ اور عدالت عالیہ نے نظر ثانی میں ایک ہی موقف اختیار کیا۔ اس لیے یہ اپیلیں۔

حقائق کی تلاش میں اب خلل نہیں ڈالا جا سکتا۔ فیصلے کے لیے جو واحد سوال باقی رہتا ہے وہ یہ ہے کہ کیا اس طرح کے حقائق پر یہ نتیجہ اخذ کرنا ضروری ہے کہ اپیل کنندہ لاپرواہی سے گاڑی چلانے کا مجرم ہے۔ وہ حقائق جو عدالت عالیان نے اس معاملے میں قائم کیے ہیں وہ یہ ہیں:

17.12.1993 پر اپیل کنندہ آندھرا پردیش روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن کی بس چلا رہا تھا۔ اگما نام کا ایک مسافر راستے میں کسی وقت بس میں سوار ہوا۔ جب بس آگے بڑھی تو وہ گاڑی سے گر گئی اور اس کا پچھلا پہیہ اس کے اوپر سے گزر گیا۔ اس حادثے میں لگنے والے زخموں کی وجہ سے اس کی موت ہو گئی۔

بس کے کنڈکٹر سے گواہ استغاثہ 3 کے طور پر پوچھ گچھ کی گئی۔ انہوں نے یہ نہیں بتایا کہ یہ حادثہ کیسے پیش آیا۔ تاہم انہوں نے اعتراف کیا کہ جب بس چل رہی تھی تو انہوں نے حادثے کی آواز سنی اور پھر بس کو روک دیا گیا۔ واقعہ کے بارے میں بات کرنے والا واحد گواہ گواہ استغاثہ 4 تھے۔ اس گواہ نے ابتدائی بیان میں جو بیان دیا ہے وہ درج ذیل ہے:

> "اگما بس میں سوار ہو رہی تھی اور بس کو منتقل کر دیا گیا؛ اور وہ بس کے نیچے گر گئی اور موقع پر ہی دم توڑ گئی؛ بس کچھ فاصلے پر رک گئی۔ میں نے اس وقت بس کے ڈرائیور کو دیکھا۔"

مندرجہ بالا حادثے میں بس ڈرائیور کی جانب سے مجرمانہ لاپرواہی کیا ہے؟ ایک مسافر مندرجہ ذیل وجوہات میں سے کسی ایک کی وجہ سے چلتی گاڑی سے نیچے گر سکتا ہے: یہ حادثاتی ہو سکتا ہے؛ یہ خود مسافر کی لاپرواہی کی وجہ سے ہو سکتا ہے؛ یہ ڈرائیور کی جانب سے بس کو اتارنے میں لاپرواہی کی وجہ سے ہو سکتا

ہے۔ تاہم، ایسی صورت حال میں لاپرواہی سے گاڑی چلانے کی ذمہ داری ڈرائیور پر عائد کرنے کے لیے اس بات کا ثبوت ہونا چاہیے کہ اس نے مسافر کے گاڑی میں بیٹھنے سے پہلے ہی بس کو اچانک منتقل کر دیا یا ڈرائیور نے گاڑی کو پیچھے کی طرف سے کوئی سگنل ملنے سے پہلے ہی منتقل کر دیا۔

ایک ڈرائیور جو بس کو آگے لے جاتا ہے اس سے توقع کی جاسکتی ہے کہ وہ اپنی آنکھیں آگے رکھے اور ممکنہ طور پر اطراف میں بھی رکھے۔ڈرائیور اس وقت ریورس موشن لے سکتا ہے جب وہ ڈرائیور خود کو یقین دلاتا ہے کہ گاڑی کو محفوظ طریقے سے پیچھے لے جایا جاسکتا ہے۔

یہ ایک غلط تجویز ہے کہ کسی بھی موٹر حادثے کے لیے ڈرائیور کی لاپرواہی کو فرض کیا جانا چاہیے۔ ایسی نوعیت کا حادثہ جو پہلی نظر میں ظاہر کرے کہ اس کا محاسبہ گاڑی کے ڈرائیور کی لاپرواہی کے علاوہ کسی اور چیز سے نہیں کیا جا سکتا، ایک مفروضہ پیدا کر سکتا ہے اور ایسی صورت میں ڈرائیور کو وضاحت کرنی ہوگی کہ یہ حادثہ اس کی طرف سے لاپرواہی کے بغیر کیسے پیش آیا۔بس میں سوار ہونے کے دوران بس سے ایک مسافر کے نیچے گرنے کی وجہ سے بس کے ڈرائیور کے خلاف لاپرواہی کا کوئی مفروضہ نہیں لگایا جا سکتا۔

ریس اپسا لوکیوٹر کا اصول صرف ثبوت کا ایک قاعدہ ہے جو لاپرواہی سے متعلق اقدامات میں ثبوت کی ذمہ داری کا تعین کرتا ہے۔ مذکورہ اصول کا اطلاق صرف اس صورت میں ہوتا ہے جب حادثے کی نوعیت اور حاضر حالات معقول طور پر اس یقین کی طرف لے جائیں گے کہ لاپرواہی کی عدم موجودگی میں حادثہ

نہیں ہوتا اور یہ کہ جو چیز چوٹ کا سبب بنتی ہے وہ مبینہ غلط کام کرنے والے کے انتظام اور کنٹرول میں دکھائی دیتی ہے۔

جلد بازی کا عمل بنیادی طور پر ایک حد سے زیادہ جلد بازی کا عمل ہے۔ یہ جان بوجھ کر کیے جانے والے عمل کی مخالفت کرتا ہے۔ پھر بھی جلد بازی کا عمل اس معنی میں جان بوجھ کر کیا گیا عمل ہو سکتا ہے کہ یہ مناسب دیکھ بھال اور احتیاط کے بغیر کیا گیا تھا۔ قابل الزام جلد بازی کسی عمل کو لاپرواہی کے ساتھ اور نتائج کے بارے میں بے حسی کے ساتھ کرنے کے خطرے میں مضمر ہے۔ مجرمانہ لاپرواہی عام طور پر عوام یا خاص طور پر کسی فرد کو چوٹ لگنے سے بچانے کے لیے معقول اور مناسب دیکھ بھال اور احتیاط کے ساتھ ڈیوٹی انجام دینے میں ناکامی ہے۔ گاڑی کے ڈرائیور کا یہ لازمی فرض ہے کہ وہ اس طرح کی معقول اور مناسب دیکھ بھال اور احتیاط اختیار کرے۔

موجودہ معاملے میں ڈرائیور کی ممکنہ وضاحت یہ ہے کہ وہ اس حادثے کے امکان سے بھی بے خبر تھا جو ہوا تھا۔ ایسا ہو سکتا ہے۔ جب وہ گاڑی کو آگے بڑھاتا تو اس کی توجہ عام طور پر گاڑی کے آگے کی طرف ہوتی۔ جب مسافر گاڑی میں سوار ہونے کے عمل میں ہوں تو اس سے گاڑی کو آگے بڑھانے کی توقع نہیں کی جاتی ہے۔ لیکن جب اسے کنڈکٹر کی طرف سے اشارہ ملتا ہے کہ بس آگے بڑھ سکتی ہے تو اس سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ گاڑی کو چلانا شروع کر دے گا۔ یہاں کنڈکٹر سمیت کسی گواہ نے یہ نہیں کہا کہ ڈرائیور نے آگے بڑھنے کا اشارہ ملنے سے پہلے ہی گاڑی کو منتقل کر دیا۔ اس معاملے میں ثبوت بہت کم ہیں جو اسے مجرمانہ لاپرواہی سے جکڑ سکتے ہیں۔ یہ فرض کرنے کے لیے کچھ مزید شواہد کی ضرورت ہے کہ مسافر بس کے

ڈرائیور کی لاپرواہی کی وجہ سے نیچے گر گیا۔ اس معاملے میں اس طرح کے مزید شواہد کا فقدان ہے۔ لہذا عدالت یہ نتیجہ اخذ کرنے سے قاصر ہے کہ متاثرہ شخص صرف بس کی لاپرواہی سے گاڑی چلانے کی وجہ سے نیچے گر گیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ اپیل کنندہ کی جرم کی سزا ناقابل برداشت ہے۔

نتیجے میں، ہم ان اپیلوں کی اجازت دیتے ہیں اور سزا اور سزاواری کو کالعدم قرار دیتے ہیں اور وہ بری ہو جاتا ہے۔

ٹی۔ این۔ اے۔

اپیلوں کی اجازت ہے۔

Sheikh Javiad Alam
I am the author of this document

15.07.24